پندرہواں باب

سفر کا فاصلہ تین دن کی راہ

شریعت اسلامیہ نے مسافر کو یہ سہولت دی ہے کہ اس پر چار رکعت فرض میں بجائے چار کے دو واجب فرمائی ہیں۔لیکن وہابیوں غیر مقلدوں نے محض نفسانی خواہش سے نماز میں کمی کرنے کے لئے سفر کو ایسا عام کر دیا ہے کہ خدا کی پناہ۔گھر سے کھیت دیکھنے گئے، مسافر بن گئے۔ایک آدھ میل سفر و تفریح کرنے شہر سے باہر نکلے، مسافر بن بیٹھے اور نماز میں کمی کر دی۔شرعاً سفر کی مسافت تین دن کی راہ ہے کہ جب انسان اپنے وطن سے تین دن کی مسافت کا ارادہ کر کے نکلے تو وہ مسافر ہے اس پر صرف چار رکعت والی فرضوں میں قصر واجب ہے۔یعنی بجائے چار کے دو پڑھے۔یہ تین دن کی مسافت عام اچھے راستوں پر تقریباً ستاون میل انگریزی بنتے ہیں۔ہر منزل ۱۹ میل کی کل تین منزلیں ۵۷ میل اور ریتلے یا پہاڑی راستہ اس سے کم بنے گا۔غرضیکہ تین دن کی راہ کا اعتبار ہے۔

حاجیوں کو ضروری ہدایت

آج کل حرمین طیبین میں نجدیوں کی حکومت ہے۔نجدی امام حج کے زمانہ میں مکہ معظّمہ سے منٰی و عرفات میں آ کر قصر نماز ادا کرتا ہے۔حالانکہ منٰی کا فاصلہ مکہ معظّمہ سے صرف تین میل ہے اور عرفات کا فاصلہ نو میل۔حنفی مذہب کی رو سے وہ امام قصر نہیں کرسکتا۔اس لئے حنفی لوگ اس کے پیچھے ہرگز نماز نہ پڑھیں۔ورنہ نماز ہی نہ ہوگی۔

شافعی یا حنبلی امام کو ایسے موقع پر یہ چاہئے کہ ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو مکہ معظّمہ سے ۵۷ میل دور نکل جاوے۔پھر واپس ہوتے ہوئے منٰی و عرفات میں قصر پڑھے تاکہ حنفیوں کی نمازیں بھی اسکے پیچھے درست ہوں، حاجیوں کو بہت احتیاط چاہئے۔اس باب کی بھی ہم دو فصلیں کرتے ہیں۔پہلی فصل میں سفر کی اس مسافت کا ثبوت ہے۔دوسری فصل میں اس مسئلہ پر اعتراضات مع جوابات۔

پہلی فصل

مسافت سفر تین دن کا ثبوت

سفر کی مسافت کم از کم تین دن کی راہ ہے۔اس سے کم فاصلہ شرعاً سفر نہیں۔نہ ایسے شخص پر سفر کے احکام جاری

ہوں۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

حدیث ۱: بخاری شریف نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت کی:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر المرأۃ ثلٰثۃ ایام الامع ذی رحمo

ترجمہ: بیشک نبی ﷺ نے فرمایا کہ عورت تین دن کی مسافت کا سفر بغیر قریبی رشتہ دار کے نہ کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا حرام ہے۔ ذی رحم قرابت دار کے ساتھ سفر کر سکتی ہے۔ اسی سفر کی مدت حضور نے تین دن فرمائی معلوم ہوا کہ سفر کی مسافت تین دن ہے۔

حدیث ۲: مسلم شریف نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلٰثۃ ایام ولیالیھن للمسافر و یوما ولیلۃ للمقیمo

ترجمہ: حضور ﷺ نے موزوں پر مسح کی مدت مسافر کیلئے تین دن تین راتیں مقرر فرمائی اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔

حدیث ۳ تا ۹: ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، طحاوی، ابوداؤد، طیالسی طبرانی، ترمذی نے خزیمہ ابن ثابت انصاری وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت کی:

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہٗ قال فی المسح علی الخفین للمقیم یوم ولیلۃ وللمسافر ثلٰثۃ ایام ولیالیھنo

ترجمہ: وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں حضور نے فرمایا کہ مقیم کیلئے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن ایک رات ہے اور مسافر کیلئے تین دن تین راتیں ہیں۔

حدیث ۱۰ تا ۱۲: اثرم نے اپنی سنن میں، ابن خزیمہ، دارقطنی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہٗ رخص للمسافر ثلٰثۃ ایام ولیالیھن وللمقیم یوم ولیلۃ اذا تطھر فلبس خفیہ ان یمسح علیھا وقال الخطابی وھو صحیح الاسنادo (مشکوٰۃ)

ترجمہ: وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ حضور نے مسافر کیلئے تین دن تین رات تک مسح کی اجازت دی اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات جبکہ وضو کر کے موزے پہنے ہوں۔ خطابی کہتے ہیں کہ یہ

حدیث صحیح الاسناد ہے۔

حدیث۱۳تا۱۵: ترمذی، نسائی نے حضرت صفوان ابن عسال سے روایت کی:

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خففنا ثلٰثة ایام ولیالیهن الخo

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دیتے تھے کہ جب ہم مسافر ہوں، اپنے موزے تین دن تین رات نہ اتاریں۔الخ (مشکوٰۃ)

ان احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ ہر مسافر کو تین دن موزے پر مسح کرنے کی اجازت ہے کوئی مسافر اس اجازت سے علیحدہ نہیں۔اگر تین دن سے کم مسافت بھی سفر بن جاوے تو اس اجازت سے بہت سے مسافر فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔مثلاً اگر وہابی صاحب اپنے کھیت پر سیر کرنے ایک میل کے فاصلہ پر جا کر مسافر بن جاویں تو تین دن مسح کر کے دکھاویں۔ایسے ہی جو آدمی ایک دن چل کر گھر پہنچ جاوے وہ اس اجازت سے کیسے فائدہ اٹھائے۔لہٰذا تین دن سے کم سفر بن سکتا ہی نہیں، ورنہ موزوں پر مسح کی یہ احادیث عمومی طور پر قابل عمل نہ رہیں گی۔اس دلیل پر اچھی طرح غور کر لیا جاوے۔

حدیث۱۶: امام محمد نے آثار میں حضرت علی ابن ربیعہ والبی سے روایت کی:

قال سالت عبداللہ ابن عمر الی کم تقصر الصلٰوة فقال اتعرف السویداء قلت لا ولکنی قد سمعت بها قال هی ثلٰث لیال فواصل فاذا خرجنا الیها قصرنا الصلٰوةo

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ ابن عمر سے پوچھا کہ کتنی مسافت پر نماز کا قصر ہو سکتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے مقام سویداء دیکھا ہے۔میں نے کہا دیکھا تو نہیں سنا ہے۔فرمایا وہ یہاں سے تین رات کے (قاصد کی رفتار سے) فاصلہ پر ہے ہم جب وہاں تک جائیں تو قصر کر سکتے ہیں۔

حدیث۱۷: دار قطنی نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت کی:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا اهل مکة لاتقصروا الصلٰوة فی ادنیٰ من اربعة برد من مکة الٰی عسفانo

ترجمہ: بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ والو! چار برید سے کم سفر میں نماز قصر نہ کرنا۔یہ فاصلہ مکہ معظمہ

سے عسفان کا ہے۔

حدیث۱۸: مؤطا امام مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

انہٗ کان یقصر الصلوٰۃ فی مثل مابین مکۃ و الطائف وفی مثل مابین مکۃ وعسفان وفی مثل مابین مکۃ و جدۃ قال یحییٰ قال مالک و ذالک اربعۃ برد o

ترجمہ: کہ آپ نماز قصر کرتے تھے مکہ اور طائف، مکہ اور عسفان مکہ اور جدہ کے برابر فاصلہ میں یحیٰی فرماتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا یہ فاصلہ چار برید ہے۔

حدیث۱۹: امام شافعی نے بہ اسناد صحیح حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت کی:

انہٗ سُئل اتقصر الصلوٰۃ الیٰ عرفۃ قال لا ولکن الیٰ عسفان والیٰ جدۃ والی الطائف رواہ الامام الشافعی وقال اسنادہ صحیح o

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے سوال کیا گیا کہ کیا عرفات تک (۹ میل) جانے میں نماز قصر کی جاوے گی فرمایا نہیں۔ لیکن قصر کی جاوے گی عسفان یا جدہ یا طائف تک۔ اسے امام شافعی نے نقل فرمایا ور فرمایا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

حدیث۲۰: امام محمد نے مؤطا شریف میں حضرت نافع سے روایت کی:

انہٗ کان یسافر مع ابن عمر البرید فلا یقصر الصلوٰۃ o

ترجمہ: کہ آپ حضرت عبداللہ ابن عمر کے ساتھ ایک برید سفر کرتے تھے تو قصر نہ فرماتے تھے۔

خیال رہے کہ ۴ برید انگریزی میل کے حساب سے قریباً ۵۷ میل ہوتا ہے۔یعنی ۳۶ کوس تین منزلیں۔ یہ چند حدیثیں بطور نمونہ پیش کی گئیں ورنہ اس کے متعلق بہت احادیث وارد ہیں۔ جس کو شوق ہو وہ صحیح البہاری شریف کا مطالعہ کرے۔ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ مطلقاً شہر سے نکل جانا سفر نہیں، نہ اس پر سفر کے احکام جاری ہوں۔ سفر کے لئے چار برید فاصلہ یعنی تین منزلیں چاہئیں۔ صحابہ کرام کا اس ہی پر عمل تھا۔

عقلی دلائل: عقل کا تقاضا بھی یہ ہے مطلقاً شہر سے نکل جانا سفر نہ ہو کیونکہ شہر کے آس پاس کی زمین شہر کی فنا کہلاتی ہے۔جس سے شہری ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ جیسے قبرستان، عیدگاہ، چراگاہیں، گھوڑ دوڑ کے میدان۔ یہاں پہنچ جانا شہر میں پہنچ جانا سمجھا جاتا ہے۔کوئی شخص اس جگہ سیر و تفریح کے لئے جا کر اپنے کو مسافر نہیں سمجھتا۔ نیز اگر اس

جیسی مسافت کو سفر کہا جاوے تو چاہیئے کہ کوئی عورت بغیر محرم کے مطلقاً شہر سے باہر نہ جاسکے۔ کیونکہ عورت کو بغیر محرم سفر کرنا حرام ہے۔ نیز اسلامی قانون ہے کہ مسافر تین دن رات موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔ یہ قانون ہر مسافر کو عام نہ ہوسکے گا۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ تو چاہیئے کہ سفر کی کم از کم کوئی حد مقرر ہو جسے عقل شرعی بھی سفر مانے اور جس سے یہ اسلامی قانون بھی ہر مسلمان پر جاری ہو۔ وہ حد تین دن ہی ہے۔

نیز تین دن کی مسافت کا سفر ہوتا تو یقینی ہے۔ اس سے کم مسافت سفر ہونا مشکوک نماز کی چار رکعتیں یقین سے ثابت ہیں تو یقینی چیز کو مشکوک سے نہیں چھوڑ سکتے۔ یقین کو یقین ہی زائل کر سکتا ہے۔

دوسری فصل

اس مسئلہ پر اعتراضات وجوابات

اس مسئلہ پر وہابیوں کو صرف ایک ہی حدیث مل سکی۔ جو مختلف کتب حدیث میں مختلف راویوں سے منقول ہے۔

اعتراض ا: چنانچہ مسلم و بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر بالمدینۃ اربعا وصلی بذی الحلیفۃ رکعتین٥

ترجمہ: کہ نبی ﷺ نے نماز ظہر مدینہ منورہ میں چار رکعت پڑھیں اور ذی الحلیفہ میں نماز عصر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

دیکھو ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے صرف ۳ میل فاصلہ پر ہے، جسے آج کل بیر علی کہا جاتا ہے۔ یہ ہی اہل مدینہ کے لئے حج کا میقات ہے۔ جب حضور ﷺ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے تھے تو صرف ۳ میل فاصلے پر پہنچ کر قصر فرماتے تھے۔

جواب: اس حدیث میں سیر وتفریح کے لئے صرف ذوالحلیفہ تک جانے کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ یہاں حضور ﷺ کے حجۃ الوداع کا واقعہ بیان ہورہا ہے کہ سرکار بہ ارادہ حج مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے ذوالحلیفہ پہنچ کر وقت عصر آ گیا۔ تو چونکہ آپ آگے جا رہے تھے لہٰذا یہاں قصر فرمایا۔ اس لئے یہاں فرمایا گیا۔ صلی الظھر ایک بار یہ واقعہ ہوا۔ کان یصلی نہ فرمایا جس سے معلوم ہوتا کہ آپ ہمیشہ ایسا ایسا کرتے تھے۔ اس حدیث کی تفسیر وہ حدیث ہے جو مؤطا امام

مالک مؤطا امام محمد میں حضرت نافع سے روایت کی:

ان عبدالله ابن عمر كان اذا خرج حاجا او معتمرا قصر الصلوٰة بذی الحليفةo

ترجمہ: کہ حضرت عبداللہ ابن عمر جب حج یا عمرہ کرنے کیلئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوتے تو ذوالحلیفہ پہنچ کر قصر پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ عمل شریف تمہاری پیش کردہ حدیث کی تفسیر ہے اس سے مسئلہ فقہی معلوم ہوا کہ جو شخص سفر کے ارادے سے اپنے وطن سے روانہ ہو جاوے تو آبادی سے نکلتے ہی نماز قصر پڑھے گا۔اور واپسی پر آبادی میں داخل ہونے پر وہ مقیم بنے گا۔ یہ حدیث ہمارے بالکل موافق ہے۔

اعتراض ۲: مسلم و بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال النبی صلی الله عليه وسلم لايحل لامراة تومن بالله واليوم الاٰخر ان تسافر ميسرة يوم وليلة ليس معها حرمةo

ترجمہ: فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو۔ اسے یہ حلال نہیں کہ ایک دن ورات کی مسافت کا سفر بغیر محرم کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک دن رات کی مسافت طے کرنا سفر ہے کہ اسے حضور نے سفر فرمایا اور اس پر سفر کے احکام جاری کئے کہ عورت کو بغیر محرم کے اتنی دور جانا حرام فرما دیا گیا۔معلوم ہوا کہ سفر کے لئے تین دن کی مسافت ضروری نہیں ایک دن کا بھی ہو جاتا ہے۔

جواب: اس کے دو جواب ہیں: ایک یہ کہ تمہارا مذہب اس حدیث سے بھی ثابت نہ ہوا۔تمہارا مذہب تو یہ ہے کہ شہر سے میل دو میل سیر و تفریح کیلئے جانا بھی سفر ہے اور اس حدیث میں ایک دن ورات مسافت کی قید ہے۔لہٰذا یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ ہم پہلی فصل میں تین دن کی روایت اسی بخاری شریف کی پیش کر چکے ہیں ہم کو دو روایتیں ملیں: تین دن والی اور ایک دن والی۔ اگر ایک دن والی حدیث پہلی ہو اور تین دن کی حدیث بعد کی تو ایک دن والی حدیث منسوخ ہے۔اور اگر تین دن والی حدیث پہلے ہے ایک دن والی حدیث پیچھے تو تین دن کی حدیث ایک دن والی حدیث سے منسوخ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ تین دن میں ایک دن بھی آجاتا ہے۔اور جب ایک دن کی مسافت پر عورت کو اکیلے سفر حرام ہے تو تین دن کا سفر بھی حرام ہوگا۔لہٰذا تین دن کی روایت بہر حال قابل عمل ہے اور

ایک دن کی حدیث پر عمل مشکوک۔اس لئے ایک دن کی حدیث قابل عمل نہیں۔تین دن کی حدیث قابل عمل ہے کہ۔

اعتراض۳: حرمت شک سے ثابت نہیں ہوتی۔ بہر حال سفر کی مدت تین دن کی مسافت ہی ہوسکتی ہے۔آج کل موٹراورریل وغیرہ سے تین دن کا سفرایک گھنٹہ میں طے ہوجا تا ہے۔تو بتاؤ موزوں پر مسح کی مدت تین دن یہ مسافر کیسے پوری کرے گا۔تمہارے قول پر بھی یہ حدیث علی العموم قابل عمل نہ ہوئی۔

جواب: یہ اعتراض بالکل لغو ہے۔ایک ہے قانون کا اپنا سقم کہ قانون خود ہر جگہ جاری نہ ہوسکے۔ یہ قانون کا عیب ہے۔ایک ہے کہ کسی عارضہ کہ وجہ سے قانون جاری نہ ہونا یہ قانون کا اپنا سقم نہیں۔شریعت میں سفر پیدل یا اونٹ کی رفتار معتبر ہے اگر وہ تین دن کی ہے تو سفر ہے۔اسی رفتار میں ہر مسافر پر یہ مسح کا قانون حاوی اور جاری ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص ایک گھنٹہ میں اتنا سفر کر لیتا ہے تو یہ ایک خارجی عارضہ ہے جس کی وجہ سے یہ قانون کی زد سے بچ گیا۔قانون اپنی جگہ درست ہے۔تمہارے قول کی وجہ سے قانون میں سقم لازم آتا ہے۔لہٰذا تمہارا قول باطل ہے ہمارا قول درست۔